البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة النحل

(۶)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا ثُمَّ لَا يُؤۡذَنُ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الۡعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا شُرَكَآءَهُمۡ قَالُوۡا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيۡنَ كُنَّا نَدۡعُوۡا

یہ اُس دن کو یاد رکھیں، جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے۔[۵۷] پھر جن لوگوں نے انکار کیا ہوگا،[۵۸] اُنھیں نہ (کوئی عذر پیش کرنے کی)[۵۹] اجازت دی جائے گی اور نہ اُن سے یہ فرمایش ہوگی کہ وہ خدا کو راضی کر لیں۔[۶۰] اور جو (اِس) ظلم کے مرتکب ہوئے، وہ جب (ایک مرتبہ) عذاب کو دیکھ لیں گے تو وہ نہ اُن سے ہلکا ہوگا اور نہ اُنھیں مہلت دی جائے گی۔ اور شرک کرنے والے (اُس دن)، جب اپنے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار، یہی ہیں

۵۷؎ اِس سے وہ امتیں مراد ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے تھے۔ یہی رسول قیامت کے دن اُن پر گواہی کے لیے اٹھائے جائیں گے۔

۵۸؎ یعنی رسولوں کی طرف سے اتمام حجت کے بعد جانتے بوجھتے انکار کیا ہوگا۔

۵۹؎ جملے کا یہ حصہ آیت میں بربناے قرینہ حذف کر دیا گیا ہے۔

مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِنِ
السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا
عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى

ہمارے وہ شریک جنھیں ہم تجھ کو چھوڑ کر پکارتے رہے[٦١]۔ اِس پر (اُن کے) وہ (معبود) اُن کی بات اُنھی پر پھینک ماریں گے کہ تم بالکل جھوٹے ہو۔ اُس دن وہ خدا کے آگے سپر ڈال دیں گے اور جو افترا وہ کرتے رہے تھے[٦٢]، وہ سب اُن سے ہوا ہو جائے گا۔ جنھوں نے (خود بھی) انکار کیا اور (دوسروں کو بھی) خدا کی راہ سے روکتے رہے، اُن کے اِس فساد کی پاداش میں ہم اُن کے عذاب پر عذاب بڑھا دیں گے[٦٣]۔ ۸۴-۸۸

یہ اُس دن کو یاد رکھیں، جس دن ہم ہر اُمت میں ایک گواہ خود اُنھی کے اندر سے اُن پر اٹھائیں گے اور تمھیں، (اے پیغمبر، تمھاری قوم کے) اِن لوگوں پر گواہی کے لیے لا کھڑا کریں گے۔ (اِس سے پہلے) یہ کتاب ہم نے ہر چیز کو کھول دینے کے لیے تم پر نازل کر دی ہے، ہدایت و رحمت کے طور پر[٦٤] اور

٦٠۔ اِس لیے کہ رسولوں کی طرف سے اتمام حجت کے بعد اِس طرح کی کوئی گنجایش باقی نہیں رہتی۔

٦١۔ مشرکین یہ بات اپنے آپ کو بری ٹھیرانے کے لیے کہیں گے تاکہ اصلی مجرم اُنھی کو سمجھا جائے جن کے سبب سے وہ گمراہ ہوئے۔ آگے شرکا کے جواب میں جو تلخی ہے، اُس کا اصل رخ اِسی سے واضح ہوتا ہے۔

٦٢۔ یہاں شرک کو افترا سے تعبیر فرمایا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جس چیز کے لیے خدا کی کوئی سند نہ ہو، اُسے خدا سے منسوب کرنا صریح افترا علی اللہ ہے۔

٦٣۔ یعنی اُن کی گمراہی کی سزا بھی دیں گے اور جن کو گمراہ کرتے رہے، اُن کی گمراہی کا عذاب بھی اُنھیں پہنچائیں گے۔ چنانچہ گمراہوں کو جو عذاب ہو گا، اُس کا دگنا عذاب اُن لوگوں کو ملے گا جو گمراہی کی قیادت کرتے رہے۔

٦٤۔ یعنی آغاز کے لحاظ سے ہدایت اور انجام کے لحاظ سے رحمت کے طور پر۔

لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ﴿۸۹﴾ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآئِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی
عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ﴿۹۰﴾

فرماں برداروں کی بشارت کے لیے۔ حقیقت یہ ہے کہ (اِس میں تو) اللہ عدل اور احسان اور قرابت مندوں کو دیتے رہنے کی ہدایت کرتا ہے اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے روکتا ہے۔ وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاددہانی حاصل کرو۔[۶۵] ۸۹-۹۰

۶۵؎ یہ عظیم آیت قرآن کے تمام اوامر ونواہی کا خلاصہ ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

’’...قرآن جن باتوں کا حکم دیتا ہے، اُن کی بنیادیں بھی اِس میں واضح کر دی گئی ہیں اور جن چیزوں سے روکتا ہے، اُن کی اساسات کی طرف بھی اِس میں اشارہ ہے۔ تمام قرآنی اوامر کی بنیاد عدل، احسان اور ذوی القربیٰ کے لیے انفاق پر ہے اور اُس کی منہیات میں وہ چیزیں داخل ہیں جن کے اندر فحشا، منکر اور بغی کی روح فساد پائی جاتی ہے۔ یہاں اِس کا حوالہ دینے سے مقصود اُن لوگوں کو متنبہ کرنا ہے جو قرآن کی مخالفت میں اپنا ایڑی چوٹی کا زور صرف کر رہے تھے تاکہ وہ سوچیں کہ جس چیز کی وہ مخالفت کر رہے ہیں، اُس کی تعلیم کیا ہے اور اُس کی مخالفت سے کس عدل وخیر کی مخالفت اور کس شر وفساد کی حمایت لازم آتی ہے۔‘‘ (تدبرقرآن ۴/ ۴۳۸)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

خیر وشر کی جو اساسات اِس آیت میں بیان ہوئی ہیں، وہ بالکل فطری ہیں۔ لہٰذا خدا کے دین میں بھی ہمیشہ مسلم رہی ہیں۔ تورات کے احکام عشرہ انھی پر مبنی ہیں اور قرآن نے بھی، جیسا کہ اوپر بیان ہوا، اپنے تمام اخلاقی احکام میں انھی کی تفصیل کی ہے۔

پہلی چیز جس کا آیت میں حکم دیا گیا ہے، وہ عدل ہے۔ اِس کے معنی یہ ہیں کہ جس کا جو حق واجب کسی پر عائد ہوتا ہے، اُسے بے کم وکاست اور بے لاگ طریقے سے ادا کر دیا جائے، خواہ صاحب حق کمزور ہو یا طاقت ور اور خواہ ہم اُسے پسند کریں یا ناپسند۔

دوسری چیز احسان ہے۔ یہ عدل سے زائد ایک چیز اور تمام اخلاقیات کا جمال وکمال ہے۔ اِس سے مراد صرف یہ نہیں کہ حق ادا کر دیا جائے، بلکہ مزید براں یہ بھی ہے کہ ہم دوسروں سے باہمی مراعات اور فیاضی کا رویہ اختیار کریں۔ اُن کے حق سے اُنھیں کچھ زیادہ دیں اور خود اپنے حق سے کچھ کم پر راضی ہو جائیں۔ یہی وہ چیز ہے جس سے معاشرے میں محبت ومودت، ایثار واخلاص، شکرگزاری، عالی ظرفی اور خیر خواہی کی قدریں نشو ونما پاتی اور زندگی میں

لطف وحلاوت پیدا کرتی ہیں۔

تیسری چیز قرابت مندوں کے لیے انفاق ہے۔ یہ احسان ہی کی ایک نہایت اہم فرع ہے اور اُس کی ایک خاص صورت متعین کرتی ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ قرابت مند صرف اِسی کے حق دار نہیں ہیں کہ اُن کے ساتھ عدل و انصاف کا رویہ اختیار کیا جائے، بلکہ اِس کے بھی حق دار ہیں کہ لوگ اپنے مال پر اُن کا حق تسلیم کریں، اُنھیں کسی حال میں بھوکا ننگا نہ چھوڑیں اور اپنے بال بچوں کے ساتھ اُن کی ضرورتیں بھی جس حد تک ممکن ہو، فیاضی کے ساتھ پوری کرنے کی کوشش کریں۔

اِن کے مقابلے میں بھی تین ہی چیزیں ہیں جن سے اِس آیت میں روکا گیا ہے۔

پہلی چیز 'فَحْشَآء' ہے۔ اِس سے مراد زنا، اغلام اور اِن کے متعلقات ہیں۔

دوسری چیز 'مُنْکَر' ہے۔ یہ معروف کا ضد ہے۔ یعنی وہ برائیاں جنھیں انسان بالعموم برا جانتے ہیں، ہمیشہ سے برا کہتے رہے ہیں اور جن کی برائی ایسی کھلی ہوئی ہے کہ اِس کے لیے کسی استدلال کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مذہب و ملت اور تہذیب و تمدن کی ہر اچھی روایت میں اُنھیں برا ہی سمجھا جاتا ہے۔ قرآن نے ایک دوسرے مقام پر اِس کی جگہ 'اِثْم' کا لفظ استعمال کر کے واضح کر دیا ہے کہ اِس سے مراد یہاں وہ کام ہیں جن سے دوسروں کے حقوق تلف ہوتے ہوں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

تیسری چیز 'بَغْی' ہے۔ اِس کے معنی سرکشی اور تعدی کے ہیں۔ یعنی آدمی اپنی قوت، طاقت اور زور و اثر سے ناجائز فائدہ اٹھائے، حدود سے تجاوز کرے اور دوسروں کے حقوق پر، خواہ وہ حقوق خالق کے ہوں یا مخلوق کے، دست درازی کرنے کی کوشش کرے۔

[باقی]